12658 ـ اعتکاف میں نبي کریم صلي اللہ علیہ وسلم کا طریقہ

سوال

میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ اعتکاف میں نبي کریم صلي اللہ علیہ وسلم کا طریقہ کیا تھا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اعتکاف میں نبي کریم صلي اللہ علیہ وسلم کا طریقہ کامل آسان تھا.

نبي کریم صلي اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک میں لیلۃ القدر کي تلاش میں ایك بار رمضان کا پہلا اور درمیانہ عشرہ اعتکاف کیا، پھر ان پریہ ظاہر ہوا کہ لیلۃ القدر آخري عشرہ میں ہے تورسول کریم صلي اللہ علیہ وسلم نے آخري عشرہ کا اعتکاف ہمیشگي کےساتھ کرنا شروع کردیا حتي کہ اپنے رب سے جاملے.

نبي کریم صلي اللہ علیہ وسلم نے زندگي میں ایك بار آخر عشرہ کا اعتکاف نہ کیا تواس کي قضاء میں شوال کا پہلا ہفتہ اعتکاف کیا . صحیح بخاري اور صحیح مسلم .

اور جس برس نبي کریم صلي اللہ علیہ وسلم کي وفات ہوئي اس برس نبي کریم صلي اللہ علیہ وسلم نے بیس روز کا اعتکاف کیا . دیکھیں: صحیح بخاري حدیث نمبر (2040) .

کہا جاتا ہے کہ: اس کا سبب یہ تھا کہ نبي کریم صلي اللہ علیہ وسلم کو اپني موت کا علم ہوچکا تھا اس لیے انہوں نےچاہا کہ خیروبھلائي کےکام زیادہ کرلیےجائیں تا کہ وہ اپني امت کےلیے یہ بیان کردیں کہ جب وہ آخر اعمال میں پہنچیں تو اعمال صالحہ کثرت سے کرنے کي کوشش کریں تا کہ وہ اللہ تعالي سے بہتر حالت میں مل سکیں.

اور یہ بھي کہا گیا ہے کہ: اس کا سبب یہ تھا کہ جبریل علیہ السلام ہر رمضان میں نبي کریم صلي اللہ علیہ وسلم کےساتھ قرآن مجید کا ایك بار دور کیا کرتےتھے اورجس سال نبي صلي اللہ علیہ وسلم کي روح قبض ہوئي اس برس دوبار دور کیاتو اسي لیے نبي صلي اللہ علیہ وسلم دوبار جتنا اعتکاف کیا .

اور اس سے بھي قوي سبب یہ ہےکہ نبي کریم صلي اللہ علیہ وسلم نےجس برس بیس ایام کا اعتکاف کیا اس سےپہلے برس آپ سفر پر تھے، اس کي دلیل مندرجہ ذیل حدیث ہے:

(ابي بن كعب رضي الله تعالي عنه بيان كرتےہيں كه رسول كريم صلي الله عليه وسلم رمضان المبارك كا آخري عشره اعتكاف كيا كرتےتھے توايك سال آپ سفر پر چلےگئے اوراعتكاف نه كرسكے لهذا آئنده برس نبي كريم صلي الله عليه وسلم نےبيس يوم كا اعتكاف كيا . اسے نسائي اور ابوداود نے روايت كيا ہے اوريه الفاظ نسائي شريف كےہيں، اور ابن حبان وغيره نےاسے صحيح قرار ديا ہے . اھ فتح الباري .

نبي كريم صلي الله عليه وسلم خيمه لگانے كاحكم ديتےتو ان كےليے مسجد ميں خيمه نصب كرديا جاتا تورسول كريم صلي الله عليه وسلم لوگوں سے عليحدگي ميں اس خيمه ميں رہتےاور اپنےرب سے لگاؤ لگاليتے حتي كه واقعتا ان كےليے خلوت پوري ہوگئي .

اور ايك بار نبي كريم صلي الله عليه وسلم نے چھوٹےسے تركي خيمه ميں اعتكاف كيا اور اس كےدروازے پر چٹائي لٹكائي گئي تھي . صحيح مسلم حديث نمبر (1167)

ابن قيم رحمه الله تعالي زاد المعاد ميں كہتےہيں:

يه سب كچھ اعتكاف كا مقصد اور اس كي روح كےحصول كےليےہے، اس كےبرعكس جوكچھ جاھل لوگ كرتےہيں اور اعتكاف كو عيش وعشرت اور ملنے جلنے كي جگه بناليتے ہيں ، اور وہاں آپس ميں گفتگو اور گپيں ہانكتے رہتےہيں تواعتكاف كا ايك رنگ تويه ہے اور اعتكاف نبوي كا رنگ اور ہے.

ديكھيں: زاد المعاد (2 / 90)

اور نبي كريم صلي الله عليه وسلم اعتكاف كي حالت ميں مسجد كےاندر ہي رہتے وہاں سے صرف ضرورت كي بنا پر ہي باہر تشريف لےجاتےتھے.

عائشه رضي الله تعالي عنها بيان كرتي ہيں كه: جب رسول كريم صلي الله عليه وسلم اعتكاف كي حالت ميں ہوتےتو ضرورت كےبغيرگھر ميں تشريف نہيں لاتےتھے . صحيح بخاري حديث نمبر (2029) اور مسلم كي روايت ميں يه الفاظ ہيں كه: (انساني حاجت كےبغير نہيں آتےتھے) امام زھري رحمه الله تعالي نے اس كي ہے كه پيشاب اور پاخانه كےليے باہر نكلتے.

نبي كريم صلي الله عليه وسلم دوران طواف اپني صفائي كا بھي خيال ركھتےاور مسجد سے ہي اپنا سر مبارك عائشه رضي الله تعالي عنها كےحجره ميں كرتے تووه نبي كريم صلي الله عليه وسلم كا سر دھوتيں اور كنگھي كرديتي تھيں .

عائشه رضي الله تعالي عنها بيان كرتي ہيں كه: نبي صلي الله عليه وسلم اعتكاف ميں ہوتے تو ميري طرف اپنا سر كرتے تو ميں حالت حيض ميں ہي انہيں كنگھي كرتي تھي .

اور ايك روايت ميں ہےكہ: ميں ان كا سر دھوتي تھي. صحيح بخاري حديث نمبر (2028) صحيح مسلم حديث نمبر (297) تسريح كا معني سر ميں كنگھي كرنا ہے.

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالي كہتےہيں:

اور حديث ميں خوشبولگانے اور صفائي اور غسل كرنے مونڈنے اور بناؤ وسنگھار كرنے كا جواز پايا جاتا ہے، اور جمہور علماء اسي پرہيں كہ اعتكاف ميں وہي چيز مكروہ ہے جومسجد ميں مكروہ ہے. اھ

اور رسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم كا يہ طريقہ تھا كہ جب آپ اعتكاف كي حالت ميں ہوتے نہ تو مريض كي عيادت كرتےاور نہ ہي جنازہ ميں شريك ہوتے، يہ اس ليے تھا كہ سارا وقت اللہ تعالي سےمناجات پرتوجہ مركوز رہے، اور اعتكاف كي حكمت پوري اور مكمل ہواور وہ حكمت لوگوں سے عليحدگي اور اللہ تعالي كےساتھ لگاؤ ہے.

عائشہ رضي اللہ تعالي عنہا بيان كرتي ہيں كہ : (اعتكاف كرنےوالے كے ليےسنت طريقہ يہ ہے كہ وہ نہ تومريض كي عيادت كےليےجائے اور نہ ہي جنازہ ميں شريك ہو، اور نہ ہي بيوي سے مباشرت كرے اور اسے چھوئے، اور كسي بھي ضرورت كےليے وہاں سے نہ نكلے ليكن جس ضرورت كےپورے كيے بغير كوئي چارہ نہ ہو اس كےليے نكل سكتا ہے) سنن ابوداود حديث نمبر (2473) علامہ الباني رحمہ اللہ تعالي نےاس حديث كو صحيح ابوداود ميں صحيح قرار دياہے.

امام شوكاني رحمہ اللہ تعالي نيل الاوطار ميں كہتےہيں:

" بيوي كونہ تو چھوئے اور نہ ہي مباشرت كرے" اس سے عائشہ رضي اللہ تعالي عنہانے جماع مراد ليا ہے .

نبي كريم صلي اللہ عليہ وسلم جب اعتكاف كي حالت ميں ہوتےميں نبي كريم صلي اللہ عليہ وسلم كي بعض ازواج مطہرات آپ كي زيارت كےليے تشريف لاتيں تواورجب وہ جانےكےليے اٹھتيں توآپ انہيں گھر تك پہنچانے كے ليے ان كےساتھ تشريف لےجاتے، اور يہ رات كےوقت ہوتا تھا.

نبي صلي اللہ عليہ وسلم كي زوجہ ام المؤمنين صفيہ رضي اللہ تعالي عنہا بيان كرتي ہيں كہ وہ رمضان كےآخري عشرہ ميں نبي صلي اللہ عليہ وسلم كي زيارت كےليے مسجد ميں ان كےاعتكاف والي جگہ ميں آئيں اور كچھ دير ان كے ساتھ بات چيت كرتي رہيں ، اور پھر واپس جانےكےليے اٹھيں تو رسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم بھي ان كےساتھ انہيں واپس پہنچانےليےاٹھ كھڑے ہوئے. يعني ان كےگھرپہنچانےكےليے. صحيح بخاري (2035) صحيح مسلم (2175)

خلاصہ يہ ہوا كہ: رسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم كا اعتكاف آسان وسہولت كانشان تھا نہ كہ سختي وشدت كا،

اوررسول كريم صلي الله عليه وسلم كا سارا وقت الله تعالي كےذكراور ليلقة القدر كي تلاش ميں الله تعالي كي طرف متوجہ رہنے اوراس كي اطاعت وفرمانبرداري ميں بسرہوتا تھا.

مزيد تفصيل كےليے ابن قيم كي زاد المعاد (2 / 90) اور ڈاكٹر عبداللطيف بالطوكي الاعتكاف نظرية تربوية ديكھيں.

والله اعلم .